از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 28 اپریل 1964

کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس

بنام

دی امرو تنجن لمیٹڈ، مدراس

(کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جسٹسز)

انکم ٹیکس مقصد اور دفعہ 23A کا دائرہ کار-"ایسی کمپنی جس میں عوام کافی دلچسپی رکھتے ہیں" جس کا معنی- ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (1922 کا 11)، دفعہ 23A۔

انکم ٹیکس افسر نے پایا کہ مدعا علیہ کمپنی نے 31 مارچ 1947، 31 مارچ 1948 اور 31 مارچ 1949 کو ختم ہونے والے تین سالوں کے دوران منافع کا اعلان کیا تھا جو انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 23A کے تحت تقسیم کے لئے دستیاب رقم کے 60 فیصد سے کافی کم تھا۔ انہوں نے مدعا علیہ کمپنی کو نوٹس جاری کرتے ہوئے کہا کہ اس کے خلاف دفعہ 23A کے تحت حکم کیوں جاری نہ کیا جائے۔ مدعا علیہ کو سننے کے بعد انکم ٹیکس افسر نے حکم جاری کیا کہ مدعا علیہ کی قابل تشخیص آمدنی کا غیر تقسیم شدہ حصہ جیسا کہ انکم ٹیکس کے مقاصد کے لئے شمار کیا جاتا ہے اور اس کے سلسلے میں کمپنی کی طرف سے ادا کی جانے والی انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی رقم سے کم کیا جاتا ہے، اسے شیئر ہولڈر سیکشن میں منافع کے طور پر تقسیم کیا جائے گا۔

ہائی کورٹ میں ایک ریفرنس پیش کیا گیا اور متعلقہ سوال یہ تھا کہ کیا دفعہ 23A کی دفعات کو تین متعلقہ سالوں کے لئے صحیح طریقے سے لاگو کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ مدعا علیہ کمپنی وہ ہے جس میں عوام کافی دلچسپی رکھتے ہیں اور اس لئے انکم ٹیکس افسر کے پاس تین سال میں سے کسی بھی سال کے لئے دفعہ 23A کے تحت حکم جاری کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ درخواست گزار ہائی کورٹ سے فٹنس کا سرٹیفکیٹ لے کر اس عدالت میں آیا تھا۔ اپیل مسترد کرتے ہیں۔

حکم ہوا:- جواب دہندہ کمپنی وہ تھی جس میں عوام کافی دلچسپی رکھتے تھےاور اس لئے انکم ٹیکس افسر کو دفعہ 23A کے تحت حکم جاری کرنے کا دائرہ اختیار نہیں تھا۔

انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 میں اس بات کی وضاحت نہیں کی گئی ہے کہ 'ایسی کمپنی جس میں عوام کافی دلچسپی رکھتے ہیں۔' عام طور پر، ایک کمپنی کو وہ سمجھا جائے گا جس میں عوام کافی حد تک دلچسپی رکھتے ہیں جہاں آدھے سے زیادہ ووٹنگ کا اختیار عوام کے پاس ہے . جہاں کنٹرولنگ انٹرسٹ یعنی ووٹنگ کے حق کا کم از کم 51٪ کسی ایک فرد یا افراد میں کام کرنے والے افراد کے گروپ کے پاس ہے، تو کمپنی کو ایسی کمپنی سمجھا جائے گا جس میں عوام کو کافی دلچسپی نہیں ہے۔

کنٹرولنگ گروپ اور عوام کے درمیان فرق ایک صف میں نہیں ہے جو ڈائریکٹروں کو کمپنی کے باقی ممبروں سے الگ کرتا ہے۔ اگر کوئی ڈائریکٹر کسی کنٹرولنگ گروپ سے تعلق نہیں رکھتا ہے تو، اسے سیکشن 23A کی تیسری شرط اور وضاحت کے مقاصد کے لئے عوام کا رکن سمجھا جائے گا، حالانکہ اس طرح کے ڈائریکٹر کو براہ راست کمپنی کے معاملات کے انتظام کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔

دفعہ 23-A کا مقصد کسی ایسی کمپنی کے معاملات کو کنٹرول کرنے والے شیئر ہولڈرز کی جانب سے سپر ٹیکس سے بچنے کو روکنا تھا جس میں عوام کو خاطر خواہ دلچسپی نہیں ہے، منافع میں سے منافع کی تقسیم نہ کرنے کی وجہ سے کئی سالوں تک، کمپنیوں پر لاگو سپر ٹیکس کی شرحیں دیگر ٹیکس دہندگان پر لاگو اعلی شرحوں کے مقابلے میں بہت کم تھیں۔ اس سے کمپنیوں کو کنٹرول کرنے والے افراد کو محدود کمپنیوں کو کاروبار منتقل کرکے سپر ٹیکس کے زیادہ واقعات سے بچنے کی ترغیب ملی۔ کاروبار کا منافع اس وقت تک جمع کیا جا سکتا تھا جب تک کہ وہ سرمائے کی شکل میں تقسیم نہ ہو جائیں اور اس دوران غیر تقسیم شدہ منافع کا مجموعہ ان کے دوسرے کاروباروں کے مقاصد کے لئے ان کے لئے دستیاب رہا۔ دفعہ 23-A کمپنیوں میں کنٹرولنگ مفادات رکھنے والے افراد کی جانب سے منافع کی تقسیم پر رضامندی سے انکار کرکے غیر کارپوریٹ ٹیکس دہندگان پر لاگو سپر ٹیکس کی ادائیگی سے بچنے کی کوششوں کو ناکام بنانے کے مقصد سے نافذ کیا گیا تھا۔ سیکشن 23 کے تحت انکم ٹیکس افسر کو

یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ ایک ایسا حکم جاری کرے جس کے ذریعے ایک فرضی یا تصوراتی آمدنی جو حقیقت میں شیئر ہولڈرز کو موصول نہیں ہوئی تھی، تقسیم سمجھا جاتا تھا اور ٹیکس کا ذمہ دار ہوتا تھا کیونکہ یہ ان کے پاس پیدا ہوا تھا یا جمع ہوا تھا۔ تاہم، ایسی کمپنی کے بارے میں ایسا کوئی حکم جاری نہیں کیا جا سکتا جس میں عوام کافی دلچسپی رکھتے ہوں اور ایسی کمپنی کی ماتحت کمپنی کے بارے میں اگر ایسی ماتحت کمپنی کا پورا حصص سرمایہ بنیادی کمپنی یا اس کے نامزد کردہ کے پاس ہو۔

دائرہ اختیار اپیلیٹ دیوانی: سال 1963 کی دیوانی اپیلوں نمبری 521-523۔ مدراس ہائی کورٹ کے 5 اپریل 1960 کے فیصلے کی اپیلوں میں 1955 کے نمبر 80 کا حوالہ دیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اٹارنی جنرل سی کے دپتری، کے این راج گوپال شاستری اور آر این سچتھی نے (تمام اپیلوں میں)۔

جواب دہندہ کی طرف سے ایس نارائن سوامی اور آر گوپال کرشنن (تمام اپیلوں میں)۔

28 اپریل 1964ء کو عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے سنایا گیا۔

جسٹس شاہ، ناگیشور راؤ پنتھولو نے ایک "پین بام" تیار کرنے کا کاروبار قائم کیا جسے "امرو تنجن" کے تجارتی نام سے فروخت کیا گیا تھا۔ ستمبر 1936 میں مدعا علیہ کمپنی کو انڈین کمپنیز ایکٹ 1913 کے تحت ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی کے طور پر قائم کیا گیا تھا تاکہ "امرو تنجن" کی تیاری اور فروخت کے کاروبار کو حاصل اور جاری رکھا جا سکے" کمپنی کا مجاز سرمایہ 7,000 عام حصص اور 100 روپے فی کس کے 3,000 ترجیحی حصص تھے، اور جاری اور ادا شدہ سرمایہ 2,500 عام اور 3,000 ترجیحی حصص تھا۔ ترجیحی شیئر ہولڈرز آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن کے تحت حصص کی فیس ویلیو پر ½7 فیصد کے فکسڈ ڈیویڈنڈ کے حقدار تھے اور منافع کے توازن میں کوئی حق نہیں تھا۔ جواب دہندہ کمپنی نے ناگیشور راؤ پنتھولو کے ذریعہ 5,200 عام اور 3,000 ترجیحی مکمل طور پر ادا شدہ حصص کی شکل میں 5,50,000 روپے/ادا کردہ کاروبار کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس کمپنی کا انتظام ایک فرم کے ذریعہ کیا گیا تھا جس کی موت کے بعد: ناگیشور راؤ پنتھولو میں ناگیشور راؤ کی بیوہ

رامیاما، ان کی بیٹی کاماکاشما، رامیاما کے بھائی رام چندر راؤ اور کامکشما کے شوہر سمبو پرساد شامل تھے۔ یکم اپریل 1946 سے 31 مارچ 1949 کے درمیان ناگیشور راؤ کی بیوہ رامیاما کے پاس 2185 عام حصص تھے اور ان کی بیٹی کاماکھما کے پاس 250 عام حصص تھے۔ ترجیحی حصص میں سے صرف 385 ڈائریکٹروں کے پاس تھے جن میں رامیاما اور کامکشما شامل تھے۔

کمپنی کے آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن کے تحت، ترجیحی اور عام شیئر ہولڈرز دونوں کمپنی کے اجلاس میں ووٹ دینے کے حقدار تھے- ہر شیئر ہولڈر ہر شیئر کے لئے ایک ووٹ استعمال کرنے کا حقدار تھا۔ مدعا علیہ کمپنی کی جانچ پڑتال کی کارروائی کے دوران انکم ٹیکس افسر نے پایا کہ 31 مارچ 1947، 31 مارچ 1948 اور 31 مارچ 1949 کو ختم ہونے والے تین سالوں میں کمپنی نے ترجیحی حصص پر 7½ فیصد اور عام حصص پر 6½ فیصد کی شرح سے ہر سال مجموعی طور پر 38,750 روپے کے منافع کا اعلان کیا تھا جو دستیاب رقم کے ساٹھ فیصد سے بھی کم سمجھا جاتا تھا۔ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 23A کے تحت گنتی کے مطابق تقسیم، جیسا کہ مادی وقت میں تھا۔ جائزہ انکم ٹیکس افسر نے اسسٹنٹ کمشنر آف انکم ٹیکس کی منظوری حاصل کرنے کے بعد ایک نوٹس جاری کیا جس میں مدعا علیہ کمپنی سے کہا گیا کہ وہ کمپنی کے خلاف انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 23A کے تحت حکم کیوں جاری نہ کیا جائے اور کمپنی کی جانب سے 31 مارچ کو اٹھائے گئے اعتراضات پر غور کرنے کے بعد، 1953ء میں کمپنی کی تخمینہ شدہ آمدنی کا غیر تقسیم شدہ حصہ جیسا کہ انکم ٹیکس کے مقاصد کے لیے شمار کیا جاتا ہے اور اس کے سلسلے میں کمپنی کی جانب سے ادا کیے جانے والے انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی رقم سے کم کیا جاتا ہے، متعلقہ عام اجلاسوں کی تاریخ کے مطابق شیئر ہولڈرز میں منافع کے طور پر تقسیم کیا جائے گا۔ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر اور انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل نے اپیل میں اس حکم کی تصدیق کی۔

ریونیو حکام اور ٹریبونل کے سامنے کئی اعتراضات اٹھائے گئے تھے جس میں انکم ٹیکس افسر کی دفعہ 23A کے تحت حکم جاری کرنے کی اہلیت کو چیلنج کیا گیا تھا جس میں یہ دلیل بھی شامل تھی کہ مذکورہ دفعہ غیر آئینی یا غیر قانونی ہے۔ ٹریبونل اور ہائی کورٹ نے بھی

ان کو منفی قرار دیا ہے اور ان اپیلوں میں ان اعتراضات کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے کیونکہ وہ فیصلہ کے لئے زندہ نہیں رہتے ہیں۔

انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66 (1) کے تحت کیے گئے ایک ریفرنس میں ٹریبونل نے تین سوالات مدراس ہائی کورٹ کو بھیجے۔ تیسرا سوال، جو صرف ان اپیلوں میں مواد ہے، درج ذیل ہے:

" کیا دفعہ 23A کی دفعات کو تین متعلقہ سالوں کے لئے صحیح طریقے سے لاگو کیا گیا تھا؟

ہائی کورٹ نے حکم دیا کہ مدعا علیہ کمپنی ایک ایسی کمپنی ہے جس میں عوام کافی دلچسپی رکھتے ہیں، اور لہذا انکم ٹیکس افسر کے پاس انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 23A کے تحت تین سال میں سے کسی بھی سال کے لئے حکم جاری کرنے کا اختیار نہیں ہے اور اس بنیاد پر اس سوال کا جواب نفی میں دیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف فٹنس سرٹیفکیٹ کے ساتھ کمشنر انکم ٹیکس نے اس عدالت میں اپیل کی ہے۔

انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 23A، فنانس ایکٹ، 1955 میں ترمیم سے A پہلے درج ذیل تھی:

"(1) جہاں انکم ٹیکس افسر اس بات سے مطمئن ہو کہ کسی بھی پچھلے سال کے سلسلے میں کسی بھی کمپنی کی جانب سے چھٹے مہینے کے آخر تک ڈیویڈنڈ کے طور پر تقسیم کردہ منافع اور منافع کمپنی کے سامنے عام میٹنگ میں رکھے جانے کے بعد اس پچھلے سال کی کمپنی کی تخمینہ شدہ آمدنی کے ساٹھ فیصد سے بھی کم ہے، جیسا کہ کمپنی کی جانب سے انکم ٹیکس اور اس کے سلسلے میں ادا کیے جانے والے سپر ٹیکس کی رقم سے کم کیا جائے گا، ......انسپکٹنگ اسسٹنٹ کمشنر کی پچھلی منظوری سے تحریری طور پر ایک حکم جاری کیا گیا ہے کہ اس پچھلے سال کی کمپنی کی قابل آمدنی کا غیر تقسیم شدہ حصہ جیسا کہ انکم ٹیکس کے مقاصد کے لئے شمار کیا گیا ہے اور اس کے سلسلے میں کمپنی کی طرف سے ادا کی جانے والی انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی رقم سے کم کیا گیا ہے، مذکورہ عام اجلاس کی تاریخ کے مطابق شیئر ہولڈرز میں منافع کے طور پر تقسیم کیا جائے گا-----------

بشرطیکہ ---

بشرطیکہ مزید---

بشرطیکہ یہ ذیلی دفعہ کسی ایسی کمپنی پر لاگو نہیں ہوگی جس میں عوام کافی دلچسپی رکھتے ہوں یا ایسی کمپنی کی ماتحت کمپنی پر اگر ایسی ماتحت کمپنی کا پورا حصص سرمایہ پیر بنیادی کمپنی یا اس کے نامزد کردہ افراد کے پاس ہو۔

وضاحت اس ذیلی سیکشن کے مقصد کے لئے،:

ایک کمپنی کو ایک ایسی کمپنی سمجھا جائے گا جس میں عوام کافی حد تک دلچسپی رکھتے ہیں (منافع کی مقررہ شرح کے حقدار حصص نہیں ہیں، چاہے منافع میں حصہ لینے کے مزید حق کے ساتھ یا اس کے بغیر) کو ووٹنگ پاور کا کم از کم پچیس فیصد غیر مشروط طور پر حوالہ کیا گیا ہے، یا غیر مشروط طور پر حاصل کیا گیا ہے، اور پچھلے سال کے آخر میں عوام کے ذریعہ فائدہ مند طور پر رکھا گیا ہے (اس میں ایسی کمپنی بھی شامل نہیں ہے جس پر اس ذیلی دفعہ کی دفعات لاگو ہوتی ہیں)......................"

اس دفعہ کو اس مقصد کے ساتھ نافذ کیا گیا تھا کہ ایک ایسی کمپنی کے معاملات کو کنٹرول کرنے والے شیئر ہولڈرز کی جانب سے سپر ٹیکس سے بچنے سے روکا جائے جس میں عوام کو خاطر خواہ دلچسپی نہیں ہے، منافع میں سے منافع تقسیم نہ کرنے کی مناسبت سے۔ کئی سالوں تک سالانہ فنانس ایکٹ کے تحت کمپنیوں پر لاگو سپر ٹیکس کی شرحیں دیگر ٹیکس دہندگان پر لاگو اعلیٰ شرحوں کے مقابلے میں بہت کم تھیں۔ اس سے کمپنیوں کو کنٹرول کرنے والے افراد کو اپنے کاروبار محدود کمپنیوں کو منتقل کر کے سپر ٹیکس کے زیادہ واقعات سے بچنے کی ترغیب ملی۔ اس طرح آمدنی کا ذریعہ محفوظ ہو گیا، کاروبار کا منافع اس وقت تک جمع کیا جا سکتا تھا جب تک کہ وہ سرمائے کی شکل میں تقسیم نہ ہو جائیں، اور اس دوران غیر تقسیم شدہ منافع کا مجموعہ ان کے دوسرے کاروباروں کے مقاصد کے لئے ان کے لئے دستیاب رہا۔ کمپنیوں میں کنٹرول رکھنے والے افراد کی جانب سے منافع کی تقسیم پر رضامندی سے انکار کر کے غیر کارپوریٹ ٹیکس دہندگان پر لاگو سپر ٹیکس کی ادائیگی سے بچنے کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لئے مقنّنہ نے دفعہ 23A نافذ کی تھی۔ اس طرح انکم ٹیکس

افسر کو یہ اختیار دیا گیا کہ اگر کمپنی کی قابل تخمینہ آمدنی کا ساٹھ فیصد سے کم حصہ تقسیم نہ کیا جائے تو وہ ایک ایسا حکم جاری کرے جس کے تحت آمدنی کو اس کے حقدار شیئر ہولڈرز میں تقسیم کیا جائے۔ اس طرح کے حکم کے ذریعہ ایک فرضی یا تصوراتی آمدنی جو اصل میں شیئر ہولڈرز کو موصول نہیں ہوتی تھی اسے تقسیم سمجھا جاتا تھا، اور شیئر ہولڈرز کے ہاتھوں میں ایسی سمجھی جانے والی آمدنی ٹیکس کی ذمہ دار ہوتی تھی جیسے وہ ان کے پاس پیدا ہوئی ہو یا جمع ہوئی ہو۔ لیکن دفعہ 23A میں موجود واضح شق کے مطابق، جیسا کہ مادی وقت میں موجود تھا، کسی بھی ایسی کمپنی کے بارے میں کوئی حکم جاری نہیں کیا جا سکتا تھا جس میں عوام کافی دلچسپی رکھتے تھے اور ایسی کمپنی کی ماتحت کمپنی کے بارے میں اگر ایسی ماتحت کمپنی کا پورا حصص سرمایہ اصل کمپنی کے پاس ہو، یا وہاں نامزد افراد کی طرف سے ۔ تاہم، اس ایکٹ میں "ایسی کمپنی جس میں عوام کافی دلچسپی رکھتے ہیں" کے اظہار کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ عام طور پر ایک کمپنی کو وہ سمجھا جائے گا جس میں عوام کافی حد تک دلچسپی رکھتے ہیں، جہاں آدھے سے زیادہ ووٹنگ کا اختیار عوام کے پاس ہوتا ہے۔ جہاں کنٹرولنگ انٹرسٹ یعنی کم از کم 51 فیصد ووٹنگ کا حق کسی ایک فرد یا افراد میں کام کرنے والے افراد کے گروپ کے پاس ہو، تو کمپنی کو ایسی کمپنی سمجھا جائے گا جس میں عوام کو خاطر خواہ دلچسپی نہیں ہے۔ لیکن وضاحت کے ذریعے مقنّنہ نے ان معاملوں میں ایک حتمی مفروضہ پیش کیا ہے جہاں کمپنی کے حصص کم از کم پچیس فیصد ووٹنگ پاور رکھنے والے کنٹرولنگ گروپ کے علاوہ دیگر افراد کے پاس ہیں۔ ووٹنگ کی طاقت کا پچیس فیصد حاصل کرنے کے مقصد سے، تاہم، ایک مقررہ منافع کے حقدار حصص کے مالکان کے حقوق کو خارج کرنا ہوگا۔

اب یہ طے شدہ قانون ہے کہ کنٹرولنگ گروپ اور عوام کے درمیان فرق اس لائن کے ساتھ نہیں ہے جو ڈائریکٹروں کو کمپنی کے باقی ممبروں سے الگ کرتا ہے۔ اگر کوئی ڈائریکٹر کنٹرولنگ گروپ سے تعلق نہیں رکھتا ہے تو اسے تیسری شق اور دفعہ کی وضاحت کے مقاصد کے لئے عوام کا رکن سمجھا جائے گا حالانکہ اس طرح کے ڈائریکٹر کو براہ راست کمپنی کے معاملات کے انتظام کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔

کمشنر کا کہنا ہے کہ دفعہ 23A کی ذیلی شق (1) کی وضاحت درحقیقت ایک

شق ہے جو اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ ایک کمپنی، جس میں عوام کافی دلچسپی رکھتے ہیں، کیا ہے۔ تاہم، اصطلاحات میں، وضاحت ایک مفروضہ پیدا کرتی ہے اور اس کا مقصد ایسی کمپنی کی وضاحت کرنا نہیں ہے جس میں عوام کافی حد تک دلچسپی رکھتے ہیں .

دفعہ 23A کی تیسری شق کی دفعات اور اس کی وضاحت کے تجزیے سے مندرجہ ذیل موقف سامنے آتا ہے:

(1) جہاں کوئی انفرادی رکن یا ارکان کا گروپ ہم آہنگی میں کام نہیں کرتا ہے جو 51 فیصد یا اس سے زیادہ ووٹنگ پاور رکھتا ہے، جو کسی کمپنی کے کام کو کنٹرول کرتا ہے، تو یہ اپنی نوعیت سے ایک ایسی کمپنی ہے جس میں کوئی کنٹرولنگ ممبر یا گروپ نہیں ہے اور اس وجہ سے عوام کافی حد تک دلچسپی رکھتے ہیں۔

(2) جہاں ایک شیئر ہولڈر کے پاس ہے یا شیئر ہولڈرز کے ایک گروپ کے پاس 51 فیصد یا اس سے زیادہ ووٹنگ کا اختیار ہے، تو سوال یہ ہے کہ ہر معاملے میں یہ طے کیا جانا چاہیے کہ آیا یہ ایک ایسی کمپنی ہے جس میں عوام کافی دلچسپی رکھتے ہیں، اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے جس کے لیے 51 فیصد یا اس سے زیادہ حصص استعمال کیے جاتے ہیں۔

(3) اگر ووٹنگ کے اختیارات کا کم از کم پچیس فیصد حصہ غیر مشروط طور پر عوام کو دیا جاتا ہے، یا غیر مشروط طور پر حاصل کیا جاتا ہے یا عوام کے ذریعہ فائدہ مند طور پر حاصل کیا جاتا ہے، تو یہ فرض کیا جائے گا کہ کمپنی ایسی ہے جس میں عوام کافی دلچسپی رکھتے ہیں . لیکن اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ کیا ووٹنگ کے حق کا پچیس فیصد سے کم نہ رکھنے والے حصص عوام کے پاس ہیں، ڈیویڈنڈ کی مقررہ شرح کے حقدار حصص کو خارج کرنا ہوگا۔

اس قاعدے کی وجہ جس میں ڈیویڈنڈ کی مقررہ شرح کے حقدار حصص کے ووٹنگ پاور ہولڈرز کی گنتی کو شامل نہیں کیا گیا ہے، یہ ہے کہ دفعہ 23A بنیادی طور پر سپر ٹیکس کی غیر کارپوریٹ شرحوں کی ادائیگی سے بچنے کے لئے غیر تقسیم شدہ منافع جمع کرنے کے خلاف ہے۔ لیکن شیئر ہولڈرز جو ڈیویڈنڈ کی ایک مقررہ شرح کے حقدار ہیں وہ اس طرح کے جمع ہونے میں براہ راست دلچسپی نہیں رکھتے ہیں: ان کے لئے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے

کہ منافع فوری طور پر عام حصص داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے یا جمع کیا جاتا ہے، اور اس وجہ سے اس بات کا جائزہ لینے میں کہ آیا 25 فیصد حصص کنٹرولنگ گروپ کے علاوہ دیگر افراد کے پاس ہیں، منافع کی مقررہ شرح دینے والے حصص کو نظر انداز کرنا ہوگا۔ لیکن ووٹنگ کی طاقت کا پتہ لگانے کے مقصد کے لئے، تمام حصص سے منسلک ووٹنگ کے حقوق کو دھیان میں رکھنا ضروری ہے۔

انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ کی جانب سے اس بات کی کوئی جانچ نہیں کی گئی ہے کہ آیا کمپنی کے کام کاج کو کنٹرول کرنے والے افراد کا کوئی گروپ ہے یا نہیں۔ یہ سچ ہے کہ راما یاما کے پاس کمپنی کی طرف سے جاری کردہ عام حصص کا 87.40 فیصد حصہ تھا، اور ظاہر ہے کہ کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جو عام حصص کا پچیس فیصد یا اس سے زیادہ حصص رکھتا ہو۔ موجودہ معاملے میں، جیسا کہ پہلے ہی مشاہدہ کیا گیا ہے، ترجیحی شیئر ہولڈرز اجلاس میں ووٹ دینے کے حقدار تھے، اور کمپنی کے آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن نے ووٹنگ کے حقوق کے استعمال کے معاملے میں ترجیحی اور عام شیئر ہولڈرز کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔ ووٹنگ کی کل طاقت 5,500 ووٹ تھی، عام اور ترجیحی طاقت کا 25 فیصد حصہ 1,375 ہے، لیکن وضاحت کے تحت مفروضے کو دعوت دینے کے لئے یہ اختیار صرف عام حصص داروں کے ذریعہ استعمال کیا جانا چاہئے، نہ کہ منافع کی مقررہ شرح کے حقدار شیئر ہولڈرز کے ذریعہ . وضاحت کے تحت مفروضہ صرف اسی صورت میں پیدا ہوسکتا ہے جب ووٹنگ کی طاقت کا پچیس فیصد کنٹرولنگ گروپ سے باہر عام حصص کے حقدار افراد کے پاس ہو۔

یہ تجویز دی گئی تھی کہ "ووٹنگ پاور کا پچیس فیصد" کا مطلب کل ووٹنگ پاور کا پچیس فیصد نہیں ہوگا، بلکہ منافع کی مقررہ شرح کے حقدار حصص کے علاوہ دیگر حصص کے حوالے سے طاقت کا استعمال کیا جائے گا۔ بادی النظر میں، اگر وضاحت کی شرائط کا احترام کیا جائے تو اس طرح کی تشریح جنگی نہیں ہے۔

لیکن اس دلیل کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہے، کیونکہ عام حصص سے منسلک 25 فیصد ووٹنگ پاور عوام کے لئے قابل استعمال نہیں ہے۔ لہٰذا، یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں ووٹنگ پاور کا کم از کم پچیس فیصد لے جانے والے مقررشدہ ڈیویڈنڈ کے حقدار نہ ہونے

والے حصص کو غیر مشروط طور پر مختص نہیں کیا گیا ہے، یا عوام کے ذریعہ غیر مشروط طور پر حاصل کیا گیا ہے یا فائدہ مند طور پر حاصل کیا گیا ہے۔لہذا، وضاحت کا کوئی کام نہیں ہے.

کیا تیسری شق کے پیش نظر کمپنی کو ایک ایسا سوال سمجھا جا سکتا ہے جس میں عوام کافی دلچسپی رکھتے ہیں، یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر ٹریبونل کی طرف سے کوئی توجہ نہیں دی گئی۔کیا حقیقت میں کسی ایک شیئر ہولڈر یا شیئر ہولڈرز کے ایک گروپ کے ہاتھ میں ایسا کنٹرول موجود ہے جس سے کمپنی کو ایک ایسی کمپنی بنا دیا جائے گا جس میں عوام کافی دلچسپی نہیں رکھتے ہیں، یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا فیصلہ اس عدالت کے ذریعہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔

لہٰذا ہائی کورٹ کے حکم کی تصدیق ہونی چاہیے، لیکن مختلف بنیادوں پر۔ ہائی کورٹ کی جانب سے پہلے سے طے شدہ وجوہات کی بنا پر وضاحت کی تشریح غلط تھی۔اس وضاحت کا کوئی اطلاق نہیں تھا، کیونکہ اس کے تحت پائے جانے والے حقائق پر کوئی مفروضہ پیدا نہیں ہوسکتا تھا۔ریونیو حکام نے اس سوال پر کوئی تحقیقات نہیں کی ہیں کہ آیا افراد کے ایک گروپ میں کوئی کنٹرولنگ مفاد موجود تھا، تاکہ معاملے کو تیسری شق کے اندر لایا جا سکے۔

اپیلوں کو ایک سماعت کی فیس بطور حرجانہ خارج کیا جانا چاہیے۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.29 15.58
I attest to the accuracy and
integrity of this document